سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم اپنے رسالہ ''احکام اعتکاف'' میں اعتکاف کی قضا کے سلسلے میں فرماتے ہیں: ''اور اگلے رمضان میں قضا کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائے گی'' (احکام اعتکاف: ص ۴۷) جبکہ صفحہ ۵۹ میں ''عورتوں کا اعتکاف'' کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''لیکن اگر (حیض سے) پاک ہونے پر رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لیے روزہ رکھ کر ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرلے (حاشیہ بہشتی زیور: ۱۶/۳)''۔

پہلی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر اعتکاف ہی کے لیے روزہ رکھنا ضروری نہیں، بلکہ رمضان کے روزوں کے ساتھ بھی ادا کر سکتا ہے، اور دوسری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف ہی کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے یعنی رمضان کے روزوں کے ساتھ اعتکاف نہیں ہو سکتا یعنی اگلے رمضان کے روزوں کے ساتھ، کیوں کہ وہ روزے اعتکاف کے لیے نہیں، بلکہ رمضان کی وجہ سے رکھے جا رہے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا تو شرط ہے لیکن اعتکاف کرنے کی نیت سے روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا دوسرے رمضان کے قضا روزوں کے ساتھ اعتکاف درست نہیں؟ دلائل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے اعتکاف مسنون ٹوٹ جائے تو کیا اس روزہ کی قضا کے ساتھ اسی اعتکاف کی قضا لازم ہے؟ یا اس روزہ کی قضا کے ساتھ اعتکاف کرنا درست نہیں؟ مدلل جواب سے سرفراز فرمائیں۔

(۳) ''ایک دن کے اعتکاف کی قضا کا طریقہ اگرچہ فقہاء نے صاف صاف نہیں لکھا، لیکن قواعد سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ۔۔۔'' (احکام اعتکاف: ص ۴۸)۔

برائے مہربانی چند قواعد بطور دلائل ذکر فرما دیجئے۔

محمد طیب بن ابو سلطان، کورنگی، کراچی
رابطہ: 0322-3958645

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔۔دونوں میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ''احکام اعتکاف''، صفحہ '۴۷' کے مطالعہ سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسنون اعتکاف کی قضاء کے تین طریقے ہیں (الف) اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو قضا کی نیت سے کسی بھی دن اس کی قضا کی جاسکتی ہے (ب) اور اگر اس رمضان میں وقت باقی نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر ایک دن کیلئے اعتکاف کیا جاسکتا ہے (ج) اور اگلے رمضان میں قضا کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائیگی (احکام اعتکاف ۴۷)

اور قضاء کا مذکورہ بالا طریقہ مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں ہے۔

رہی یہ بات کہ اعتکاف مسنون میں نفس روزہ کافی ہے یا اعتکاف کی نیت سے روزہ رکھنا ضروری ہے؟ تو اس بارے میں محقق قول یہ ہے کہ اعتکاف مسنون کے لئے نفس روزہ کافی ہے، اعتکاف ہی کی نیت سے روزہ رکھنا ضروری نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ راجح قول کے مطابق اعتکاف عبادتِ مقصودہ ہے اس کے لئے روزہ کی حیثیت ایسی ہے جیسے نماز کے لئے وضو، یعنی نماز کے لئے باوضو ہونا شرط ہے لیکن ضروری نہیں کہ یہ وضو اسی نماز کے لئے کیا گیا ہو بلکہ اگر نماز کا وقت آجائے وہ شخص باوضو ہو تو اس سے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

اور صفحہ ۵۹ میں ''عورتوں کا اعتکاف'' کے عنوان کے تحت جو لکھا گیا ہے کہ ''لیکن اگر (حیض) سے پاک ہونے پر رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لئے روزہ رکھ کر ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرلے'' اس جملہ سے مراد یہ نہیں کہ اعتکاف ہی کی نیت سے روزہ رکھنا ضروری ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ رمضان کے علاوہ عام دنوں میں بھی اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے، اس کا قرینہ یہ جملہ ہے کہ ''رمضان ختم ہو جائے'' لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر رمضان باقی ہو تو اس کا روزہ اعتکاف کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

نیز ''احکام اعتکاف'' میں ذکر کردہ مسئلہ کے اصل مأخذ (حاشیہ بہشتی زیور) کی طرف مراجعت کے بعد بھی یہی بات سامنے آئی۔

بہشتی زیور حصہ سوم، باب ۱۳ صفحہ ''۲۳۸'' کے حاشیہ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو

(لیکن بعد پاک ہو جانے کے اس دن کے اعتکاف کی قضا ضروری ہے، پھر اگر یہ قضاء رمضان ہی میں کی تو رمضان ہی کا روزہ کافی ہو گا اور اگر بعد رمضان کے قضاء کی تو اس دن کا روزہ رکھنا بھی ضروری ہو گا)

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

لٰہذا رسالہ "احکام اعتکاف" کے صفحہ "۵۹" والے مسئلہ کا بھی وہی حکم ہے جو کہ صفحہ "۴۷" اور حاشیہ بہشتی زیور میں ہے۔

(۲)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اعتکاف کی قضاء اسی روزہ کے ساتھ لازم نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ بھی قضاء کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی دوسرے روزے کے ساتھ بھی اس کی قضاء کی جا سکتی ہے۔

الدر المختار (٢/ ٤٤٣)

اعلم أن (الشرط) في الصوم مراعاة (وجوده لا إيجاده) للمشروط قصدا

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٤٤٣)

(قوله لا إيجاده للمشروط قصدا) أي لا يشترط إيقاعه مقصودا لأجل الاعتكاف المشروط كما لا يشترط إيقاع الطهارة قصدا لأجل الصلاة بل إذا حضرت الصلاة وكان متوضئا قبلها لغيرها ولو للتبرد يكفيه لها

الفتاوى الهندية (١/ ٢١١)

ويشترط وجود ذات الصوم لا الصوم بجهة الاعتكاف حتى إن من نذر باعتكاف رمضان صح نذره كذا في الذخيرة.

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (٢/ ١١٢)

فإن صام واعتكف فيه؛ خرج عن عهدة النذر لوجود شرط صحة الاعتكاف وهو الصوم وإن لم يكن لزومه بالتزامه الاعتكاف؛ لأن ذلك ليس بشرط، إنما الشرط وجوده معه كمن لزمه أداء الظهر، وهو محدث؛ يلزمه الطهارة، ولو دخل وقت الظهر وهو على الطهارة يصح أداء الظهر بها؛ لأن الشرط هو الطهارة وقد وجدت كذا هذا.

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة (٢/ ٦٧٦)

لأن الاعتكاف عبادة مقصودة بنفسه؛ لأنه لبث وقرار في المسجد،

الفتاوى الهندية (١/ ٢١١)

إذا أصبح الرجل صائما متطوعا ثم قال في بعض النهار لله علي أن اعتكف هذا اليوم فلا اعتكاف في قياس قول أبي حنيفة - رحمه الله تعالى -؛ لأن الاعتكاف الواجب لا يصح إلا بالصوم الواجب والصوم في أول اليوم انعقد تطوعا فلا يمكن جعله واجبا بعد ذلك كذا في المحيط.

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي (٢/ ٣٢٣)

لو قال لله علي أن أعتكف شهرا بغير صوم فعليه أن يعتكف ويصوم وقد علم من كون الصوم شرطا أنه يراعى وجوده لا إيجاده للمشروط له قصدا فلو نذر اعتكاف

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

شهر رمضان لزمه وأجزأه صوم رمضان عن صوم الاعتكاف وإن لم يعتكف قضى شهرا بصوم مقصود لعود شرطه إلى الكمال ولا يجوز اعتكافه في رمضان آخر ويجوز في قضاء رمضان الأول والمسألة معروفة في الأصول في بحث الأمر.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٤٤٢)

قلت: ومقتضى ذلك أن الصوم شرط أيضا في الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر، ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية ويؤيده قول الكنز سن لبث في مسجد بصوم ونية فإنه لا يمكن حمله على المنذور لتصريحه بالسنية ولا على التطوع لقوله بعده وأقله نفلا ساعة فتعين حمله على المسنون سنة مؤكدة، فيدل على اشتراط الصوم فيه، وقوله في البحر لا يمكن حمله عليه لتصريحهم بأن الصوم إنما هو شرط في المنذور فقط دون غيره فيه نظر لأنهم إنما صرحوا بكونه شرطا في المنذور غير شرط في التطوع، وسكتوا عن بيان حكم المسنون لظهور أنه لا يكون إلا بالصوم عادة ولهذا قسم في متن الدرر الاعتكاف إلى الأقسام الثلاثة المنذور والمسنون والتطوع، ثم قال والصوم شرط لصحة الأول لا الثالث ولم يتعرض للثاني لما قلنا ولو كان مرادهم بالتطوع ما يشمل المسنون لكان عليه أن يقول شرط لصحة الأول فقط كما قال المصنف فعبارة صاحب الدرر أحسن من عبارة المصنف لما علمته هذا ما ظهر لي.............. **والله سبحانه وتعالى اعلم**

محمد تقی رنگونی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ
4/جنوری/2017ء

الجواب صحیح
[illegible]
۵/۴/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ
4/جنوری/2017ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۶/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۸/۴/۱۴۳۸ھ

مفتی

دار الافتاء

Scanned by CamScanner